

ماہ رمضان اور گھر

مسلمان پر اللہ تعالیٰ کی نعمت اور عظیم احسان ہے کہ اسے رمضان المبارک کے روزوں تک پہنچائے اور اس میں قیام کرنے کو توفیق اور مدد فرمائے ، اس ماہ مبارک میں نیکیاں بڑھتی اور درجات بلند ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جہنم سے آزادی دیتے ہیں، لہذا مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ اس ماہ مبارک کو موقع غنیمت جانے اس لیے کہ اس میں اس کے لیے بھلائی اور خیر ہی خیر ہے، اور اسے اپنی عمر کی چند گھڑیوں کے اطاعت و فرمانبرداری میں بسر کرنے کے لیے جلدی اور تیزی سے کام لینا چاہیے، دیکھیں کتنے ہی لوگ ہیں جو کسی بیماری یا پھر موت یا گمراہی کی بنا پر اس ماہ مبارک کو پانے سے محروم کر دیے جاتے ہیں۔

جس طرح مسلمان شخص کو اپنی عمر کی گھڑیوں کے ساتھ اس ماہ مبارک کے بابرکت اوقات سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے اسے موقع اور فرصت جانتے ہوئے اس کی برکتیں سمیٹنے میں جلدی کرتا ہے اسی طرح اس پر یہ بھی لازم اور ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی بہتر دیکھ بھال اور تربیت کرے اور اسے نیکی و بھلائی کے کاموں پر ابھارے اور اس کی عادت ڈالے اس لیے کہ بچہ اسی چیز پر پرورش پاتا ہے جس کی عادت اس کے والد نے ڈالی ہوگی :

ایک عرب شاعر کہتا ہے :

ہم میں نوجوان اسی پر پرورش پاتے ہیں جس چیز کی عادت اس کے والد نے اسے ڈالی ہوتی ہے۔

لہذا ان بابرکت ایام میں والدین کو چاہیے کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور اسے موقع غنیمت جانتے ہوئے بچوں کی تربیت کریں، اس سلسلے میں والدین کو ہم مندرجہ ذیل نصیحت کرتے ہیں:

1 - اولاد کے روزے کا خیال رکھا جائے اور ان میں سے جو کوئی بھی روزہ رکھنے کا حق ادا نہیں کرتا اسے روزہ رکھنے کی ترغیب دلائی جائے۔

2 - بچوں کو روزے کی حقیقت یاد دلائی جائے اور انہیں یہ بتایا جائے کہ روزہ صرف کھانا پینا ترک کرنے کا ہی نام نہیں بلکہ یہ تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرنے کا ذریعہ ہے، اور گناہوں کی بخشش اور غلطیوں کا کفارہ بنتا ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا:

(آمین ، آمین ، آمین ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ آپ

پہلے تو ایسا نہیں کیا کرتے تھے؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے جبریل علیہ السلام نے کہا : اللہ تعالیٰ اس شخص کا ناک خاک آلودہ کرے کہ رمضان المبارک شروع ہوا اور وہ بخشا نہ گیا، تو میں نے آمین کہا، پھر انہوں نے کہا: اس شخص کا ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پالیا اور جنت میں نہ جاسکا تو میں آمین کہا، پھر جبریل علیہ السلام کہنے لگے: اس شخص کا

ناك خاك ميں ملے جس کے پاس آپ کا نكر ہو اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے تو ميں آمين کہا (صحيح ابن خزيمة حديث نمبر (1888) یہ الفاظ ابن خزيمة کے ہيں جامع ترمذي حديث نمبر (3545) مسند احمد حديث نمبر (7444) صحيح ابن حبان حديث نمبر (908) ديكھيں صحيح الجامع حديث نمبر (3510) .

3 - اولاد کو کھانے پینے کے آداب اور احکام کی تعليم دے، کھانا دائیں ہاتھ اور اپنے آگے سے کھائے، اور اس کے ساتھ ساتھ اولاد کو اسراف اور فضول خرچي کی حرمت اور اس کے جسماني نقصانات سے بھی آگاہ کرے۔

4 - افطاري کرنے ميں زيادہ وقت صرف کرنے سے منع کرے تاکہ ان کی نماز مغرب جماعت سے نہ رہے بلکہ باجماعت نماز ادا کریں۔

5 - اولاد کو ان فقراء و مساکين اور ایسے لوگوں کی یاد دہانی کرائے جن کے پاس کھانے پینے اور اپنی بھوک کی آگ مٹانے کے لیے ایک لقمہ تک نہیں، اور انہیں مہاجرین اور اللہ تعالیٰ کے راستے ميں جہاد کرنے والے مجاہدین کے حالات بھی یاد دلائے جائیں۔

6 - ان اجتماعات ميں اقربا و رشتہ داروں کے اکٹھا ہونا مناسب ہے، بعض ممالک ميں ابھی تک یہ عادت موجود ہے، جو کہ قطع تعلقي کو ختم کرنے اور صلح کے لیے بہترین موقع اور مناسب ہے۔

7 - کھانے پینے کی اشیاء تیار کرنے ميں والدہ کا تعاون کرنا، اور اسی طرح کھانے کے بعد برتن اور دسترخوان اٹھانے اور بچا ہوا کھانا سنبھالنے ميں بھی والدہ کی مدد کرنا۔

8 - اولاد کو قیام اللیل کرنے کی یاد دہانی کروانی اور اس کی تیاری کے لیے کھانے ميں کمی اور قیام اللیل مسجد ميں ادا کرنے کے لیے وقت سے پہلے تیاری کرنی۔

9 - اور سحري کی مناسبت سے والدین کو چاہیے کہ وہ اولاد کو سحري کرنے کی برکت کی طرف توجہ دلائیں کہ سحري کرنے سے روزہ رکھنے کے لیے انسان ميں قوت پیدا ہوتی .

10 - انہیں نماز فجر سے قبل اتنا وقت دینا کہ ان ميں سے جس نے وتر ادا نہیں کیے وہ وتر ادا کر لے اور جس نے رات کے آخري حصہ تک قیام اللیل مؤخر کیا ہے وہ قیام اللیل کر لے اور ہر کوئی اپنے رب سے من پسند دعا مانگے۔

11 - اولاد ميں سے جن پر نماز فرض ہے انہیں وقت مقررہ پر مسجد ميں نماز ادا کرنے کا اہتمام کرنا، ہم نے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ سحري کے لیے رات کے آخري حصہ ميں اٹھتے ہيں اور پھر بغیر نماز ادا کیے ہی بستروں پر دراز ہو جاتے ہيں۔

12 - آخري عشرہ ميں نبی کریم صلي اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا کہ "خود رات بيداري کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بيدار کرتے تھے" اس ميں یہ دليل پائی جاتی ہے کہ اہل کنبہ کو اس بابرکت موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور اسے موقع غنیمت سمجھتے ہوئے ایسے اعمال کریں جس سے اللہ تعالیٰ راضي ہوتا ہے، لہذا خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی اور اولاد کو بيدار کرے تاکہ وہ بھی قیام کر کے اللہ عزوجل کا قرب و رضا حاصل کر سکیں۔

13 - ہوسکتا ہے گھر ميں چھوٹی عمر کے بچے بھی ہوں جنہیں یہ ضرورت ہو کہ انہیں بھی روزہ رکھنے کا

شوق دلایا جائے لہذا والد انہیں سحری کرنے کی ترغیب دلائے اور ان کی تعریف اور انہیں انعام وغیرہ دے کر روزہ رکھنے کا شوق پیدا کرے کہ جو بھی پورا یا نصف مہینہ روزے رکھے گا اسے انعام دیا جائے گا اور اسی طرح انہیں ترغیب دے۔

ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ وسلم نے عاشورہ کی صبح انصار کی بستیوں کی جانب یہ پیغام بھیجا کہ: جس نے بھی صبح روزہ نہیں رکھا وہ باقی دن مکمل کرے (یعنی کچھ نہ کھائے پیے) اور جس نے صبح روزہ رکھا ہے وہ روزہ رکھے، وہ کہتی ہیں کہ: ہم اس کے بعد روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے [اور انہیں مسجدوں میں لے جاتے تھے]، اور ان کے لیے روٹی کے کھلونے بنا کر رکھتے ان میں سے جب کوئی بچہ کھانے کے لیے روتا تو ہم وہ کھلونا اسے دیتے یہاں تک کہ افطاری کا وقت ہو جاتا۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1859) صحیح مسلم (1136) بریکٹ کے درمیان الفاظ مسلم میں زیادہ ہیں۔

العہن روٹی کو کہتے ہیں۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ:

اس حدیث میں بچوں کو اطاعت کی مشق اور انہیں عبادات کی عادت ڈالنے کی دلیل پائی جاتی ہے، لیکن وہ مکلف نہیں، قاضی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ: عروہ سے مروی ہے کہ: جب بھی بچے روزہ رکھنے کی طاقت رکھیں ان پر روزہ واجب ہو جائے گا، لیکن یہ صحیح نہیں غلط اور صحیح حدیث کی بنا پر مردود ہے حدیث میں ہے کہ: "تین اشخاص مرفوع القلم ہیں، بچے کو احتلام ہونے تک، اور ایک روایت میں ہے بالغ ہونے تک،" واللہ اعلم۔ دیکھیں شرح مسلم للنووی (8/14)۔

14 - اگر والدین بچوں سمیت رمضان المبارک میں عمرہ پر جاسکیں تو یہ ان کے اور کنبہ کے لیے بہتر اور اچھا ہے، کیونکہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کے اجر و ثواب کے برابر ہے، اور افضل یہ ہے کہ رمضان المبارک کے شروع میں جایا جائے تاکہ رش سے بچ سکیں۔

15 - خاوند کو چاہیے کہ وہ بیوی کو کھانے پکانے اور مٹھائی وغیرہ تیار کرنے میں ایسا کام نہ کہے جس کی وہ طاقت نہ رکھتی ہو اس لیے کہ بہت سے لوگ ماہ رمضان کو انواع و اقسام کے کھانے پینے اور اسراف کا مہینہ بنا لیتے ہیں جس کی بنا پر اس ماہ کا تقدس اور مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے اور روزے دار اس کی حکمت تک بھی نہیں پہنچ پاتے، وہ حکمت تقویٰ و پرہیزگاری کا حصول ہے۔

16 - ماہ رمضان المبارک ماہ قرآن ہے، لہذا ہم یہ نصیحت کرتے ہیں کہ ہر گھر میں قرآن مجید تلاوت کرنے کی مجلس قائم کی جائے اور والد کو چاہیے کہ وہ اپنے اہل و عیال کو قرآن مجید تلاوت کرنے کی تعلیم دے اور انہیں اس کا ترجمہ اور معانی بتائے، اور اسی طرح گھر میں روزوں کے احکام اور آداب کے متعلق کتاب پڑھنے کے لیے بھی وقت مقرر کیا جائے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت سے علماء کرام اور دینی طالب علموں نے رمضان کی مجالس میں کتابیں تالیف کر دی ہیں، اور اس میں تیس مجلس یعنی تیس درس ہیں جن میں سے ہر دن ایک موضوع پڑھا جائے تو سب کے لیے بہت زیادہ نفع اور خیر حاصل ہو سکتی ہے۔

17 - بچوں کو اللہ تعالیٰ کے راہ میں خرچ کرنے پڑوسیوں اور محتاجوں کے حالات معلوم کرنے کی ترغیب

دلائے۔

ابن عباس رضي الله تعالى عنه بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلي الله عليه وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخي تھے، اور رمضان المبارك میں جب جبریل امین علیہ السلام آپ سے ملتے تو اس وقت اور بھی زیادہ سخي ہوتے، اور جبریل علیہ السلام رمضان المبارك کی ہر رات نبی کریم صلي الله عليه وسلم سے ملکر قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے، تو رسول کریم صلي الله عليه وسلم بھلائی اور خیر میں تند و تیز ہوا سے بھی زیادہ سخي تھے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (6) صحیح مسلم حدیث نمبر (2308) .

18 - والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے اہل و عیال اور بچوں کو بلافائدہ رات جاگ کر بسر کرنے سے منع کریں جس میں نہ تو کوئی فائدہ ہو اور پھر وقت بھی ضائع ہوتا ہو، چہ جائیکہ حرام کاموں میں لگ کر رات کو بیدار رہنا، اس لیے کہ اس ماہ مبارک میں انسان نما شیطان اپنے پنجروں سے باہر نکل آتے ہیں تاکہ روزہ داروں کو رمضان المبارك کی راتوں اور دنوں میں شروفساد اور فسق و فجور کی طرف لگا سکیں۔

19 - آخرت میں جنت کے اندر خاندان کا اکٹھا ہونا یاد کریں اس لیے کہ سب سے عظیم اور بڑی سعادت یہ ہے کہ وہاں عرش کے سائے تلے ملاقات ہو، اور دنیا میں یہ سب محفلیں اور علم کی مجالس اور اطاعت و فرمانبرداری پر اکٹھے ہونا روزے رکھنا اور نماز ادائیگی یہ سب کچھ اس سعادت کے حصول کا ذریعہ اور اس کی راہ ہیں۔